رضی اللہ تعالٰی عنہ

صدیقِ اکبر کا عشقِ رسول

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ وَ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَ یَسْتَغْفِرُ رَبَّہٗ فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مَکَانَہٗ یعنی جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی، رَبّ تعالٰی کی حمد بیان کی، نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود شریف پڑھا اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔[1]

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھنا، گناہوں کو اس سے زِیادہ مِٹا دیتا ہے، جتنا پانی آگ کو مِٹاتا ہے اور دو جہاں کے تاجور، سُلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سلام بھیجنا، غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے اور حضور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنا، غلاموں کو آزاد کرنے سے بھی زِیادہ افضل ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، باب فی الصلوۃ علیہ صلی

---

1 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی استحباب ... الخ، ۳۷۳/۲، حدیث: ۲۰۸۴

اللہ علیہ وسلم، الجزء الثانی الحدیث3979، ج1، ص117)

دُکھوں نے جو تم کو گھیرا ہے تو دُرود پڑھو

جو حاضری کی تمنّا ہے تو دُرود پڑھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ

---

1 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدِّیق کے لیے ہے خُدا اور رَسول بَس!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 719 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب "**فیضانِ صِدِّیقِ اکبر**" کے صَفْحہ 269 پر ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرْشاد فرمایا: اپنا مال راہِ خدا میں صَدَقہ کرو۔ اِس فرمانِ عالیشان کی تعمیل میں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حَسْبِ تَوفیق، اپنا مال راہِ خُدا میں تَصَدُّق (یعنی صَدَقہ) کیا۔ حضرت سَیِّدُنا عُثمان ذُوالنُّوْرَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دس ہزار (10،000) مُجاہدین کا ساز وسامان تَصَدُّق (یعنی صَدَقہ) کیا اور دس ہزار (10،000) دینار خرچ کیے، اِس کے علاوہ نوسو (900) اُونٹ اور سو (100) گھوڑے مع سازوسامان فرمانِ رسول پر لَبَّیْک کہتے ہوئے پیش کر دیئے۔[2] حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میرے پاس بھی مال تھا، میں نے سوچا کہ اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر دفعہ

1… بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

2… سیرت حلبیة، باب ذکر مغزیہ، غزوۃ تبوک، ۳/۱۸۴

اِن مُعامَلات میں مجھ سے سَبْقَت (یعنی بَرتَری) لے جاتے ہیں، اِس بار زِیادہ سے زِیادہ مال صَدَقہ کر کے اِن سے سَبْقَت (یعنی بَرتَری) لے جاؤں گا چُنانچِہ وہ گھر گئے اور گھر کا سارا مال اِکٹّھا کیا اُس کے دو(2) حِصّے کیے، ایک گھر والوں کے لیے چھوڑا اور دوسرا حِصّہ لے کر بارگاہِ رِسالت میں پیش کر دیا۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِسْتِفْسار (اِس۔تِف۔سار) فرمایا: اے عُمَر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کے آئے ہو؟ عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آدھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔ اِتنے میں عاشِقِ اکبر اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا مال لے کر بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بالکل سادہ سی قَبا (یعنی ایک قسم کا آگے سے کُھلا ہوا کوٹ یا اَچکن) پہنی ہوئی ہے جس پر بَبُول (یعنی ایک خاردار درخت) کے کانٹوں کے بٹن لگائے ہوئے ہیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر بہت خُوش ہوئے اور اِسْتِفْسار (اِس۔تِف۔سار) فرمایا: اے ابو بکر! گھر والوں کیلئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟

بس! مَحْبُوب کا یہ پُوچھنا تھا کہ گویا عاشِقِ صادِق کا دل عشق و مَحَبَّت کی مہک سے جُھوم اُٹھا، فوراً ہی سمجھ گئے کہ بات کچھ اور ہے کیونکہ مَحْبُوب تو جانتے ہیں کہ میرے عاشِقِ صادِق نے تو اِس وَقْت بھی اپنی جان، مال، آل، اَولاد سب کچھ قُربان کر دیا تھا، جب مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں حمایت کرنے والے نہ ہونے کے برابر تھے بلکہ اکثر لوگ جانی دُشمن بن گئے تھے اور مَحْبُوب کے کلام کو کیوں نہ سمجھتے کہ یہ تو وہ عاشق تھے جو ہر وقت اِس موقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ بس مَحْبُوب کچھ مانگیں تو سَہی! سب کچھ قدموں میں لا کر قُربان کر دیں (اور یُوں عرض کریں کہ):

کیا پیش کریں جاناں کیا چیز ہماری ہے — یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

یہ تو وہ عاشِقِ صادِق تھے، جنہوں نے کبھی اپنے مال کو اپنا سمجھا ہی نہیں، بلکہ جو کچھ اُن کے پاس ہوتا اُسے مَحْبُوب کی عطا سمجھتے، فوراً سمجھ گئے کہ مَحْبُوب کی چاہت کچھ اور ہے غالباً مَحْبُوب یہ کہنا چاہتے

ہیں کہ اے میرے عاشق! میں تو تیرے عشق کو جانتا ہوں، آج دُنیا کو بتادے کہ عشق کسے کہتے ہیں، بس آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مَحَبَّت بھرے لہجے میں یُوں عَرض کی: **اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ** یعنی میں اپنے گھر کا سارا مال لے کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہو گیا ہوں، گھر والوں کے لیے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کافی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ مَنْظَر دیکھ کر حَیْران رہ گئے اور کہنے لگے کہ میں کبھی بھی اَمیرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا اَبُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔[1]

صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے دیکھا کہ اتنے میں خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے قاصدِ خُصُوصی حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام ویسا ہی لباس زیبِ تَن کیے بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے جو عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا اَبُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے زیبِ تَن فرمایا ہوا تھا۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار (اِس۔تِف۔سَار) فرمایا: اے جبریل! یہ کیا پہنا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آج تمام فِرِشتوں کو بھی حکم فرمایا ہے کہ آج ویسا ہی لباس پہنیں جیسا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عاشقِ صادِق نے پہنا ہوا ہے اور ساتھ ہی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِنہیں سلام اِرشاد فرماتا ہے اور اِسْتِفْسار (اِس۔تِف۔سَار) فرماتا ہے کہ یہ اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے اِس حال میں راضی ہیں یا ناراض؟ یہ پیغامِ مَحَبَّت سُنتے ہی حضرت سَیِّدُنا اَبُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَجد میں آگئے اور اُن پر رِقّت طاری ہو گئی، عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بھلا اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے کیسے ناخُوش ہو سکتا ہوں۔ پھر تین (3) بار فرمایا: میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہوں، میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہوں، میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہوں۔[2]

---

1 ...ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب فی مناقب ابی بکر وعمر، حدیث: ۳۶۹۵، ۵/۳۸۰ ماخوذاً

2 ...تاریخ الخلفاء، ابو بکر صدیق، فصل فی انفاقه ماله ... الخ، ص ۳۰ ملخصاً

پروانے کو چراغ تو بُلبُل کو پُھول بَس　　صِدّیق کے لیے ہے خُدا اور رَسول بَس

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاشقِ صادق جیسا لباس پہنو!

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! پیکرِ عشق ووفا، یارِ غار و یارِ مَزارِ مصطفٰے، حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سِینۂ بے کینہ، واقعی عشقِ مُصْطَفٰے کا گنجینہ تھا، رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی بجا آوری کرنے میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، ہمیشہ دیگر صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر بَرتَری لے جاتے تھے۔ یقیناً مَحبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا وخُوشنودی کا حُصُول اُن کا سرمایۂ زندگی تھا، لہٰذا اگر مگر کا سہارا لئے بغیر، اپنا سارا مال و مَتاع پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَدموں میں لاکر رکھ دیا، اللہ تبارک و تعالیٰ کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ اَدا اِس قَدر پسند آئی کہ اپنے معصوم فِرِشتوں کو حکم اِرشاد فرمادیا کہ تم بھی میرے مَحبُوب کے اِس عاشقِ صادق جیسا لباس پہنو۔

طبیبِ ہر مریضِ لادوا صدّیقِ اکبر ہیں
غریبوں بے کسوں کا آسرا صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش، 565)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فیضانِ صِدّیقِ اکبر" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقِ ماہِ رسالت، پیکرِ صدق وشُجاعت، حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ مُصْطَفٰے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 719 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ صِدّیقِ اکبر"** کا

مُطالَعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے۔اس کتاب میں حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کے مختلف حَسین پہلو، مثلاً آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بچپن، جوانی، قبولِ اسلام سے قبل اور بعد کے حالات، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَوصاف، ہجرت وغزوات، جاں نثاری اور وَفاشعاری کے ایمان افروز واقعات، خلیفہ بنتے وَقت کے مَراحل اور بعدِ خلافت رُونما ہونے والے سانحات کو اِنتہائی دِلکش انداز میں تحریر کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی عُشّاقانِ مُصطَفٰے کا ذِکرِ خَیر کیا جاتا ہے، تو عُموماً سب سے پہلے عاشقِ اکبر، سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی کی شخصیَّت کا تَصَوُّر ہمارے دل و دِماغ میں قائم ہوتا ہے۔ آیئے! حُصولِ برکت اور نُزولِ رحمت کیلئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارُف بھی سُنتے ہیں:

سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مُختَصر تعارُف

خَلیفۂ اوّل، جانَشینِ محبوبِ رَبِّ قدیر، امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ نامی اسمِ گرامی عبدُ اللہ (ہے)۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیَت ابو بکر اور صِدّیق و عتیق آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَلقاب ہیں۔ صِدّیق کا معنٰی ہے "بہُت زیادہ سچ بولنے والا۔" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زمانۂ جاہلیت ہی میں اِس لقب سے مُلَقَّب (یعنی سرفراز) ہوگئے تھے، کیونکہ ہمیشہ ہی سچ بولتے تھے اور عتیق کا معنٰی ہے "**آزاد**"۔ سرکارِ عالی مَرتَبَت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ یعنی (اے ابو بکر!) تُو نارِ دوزخ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا آزاد کردہ ہے۔ اِس لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ لَقَب ہوا۔[1] آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں شجرۂ نسب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شَجرے سے مل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عامُ الفِیْل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکَّۃُ الْمُکَرَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں پیدا ہوئے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ صَحابی ہیں، جنہوں نے سب سے پہلے تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِس قدر جامِعُ الکمالات اور مَجْمَعُ الفَضائِل ہیں کہ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں۔ آزاد مردوں میں سب سے پہلے اِسلام قَبول کیا اور صُلح وجنگ کے تمام فیصلوں میں محبوبِ ربِّ قدیر، صاحبِ خَیرِ کثیر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر و مُشیر بن کر، زندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری ووَفاداری کا حق اَدا کیا۔ 2 سال 3 ماہ مَسندِ خِلافت پر رونق اَفروز رہ کر 22 جمادی الاُخریٰ ۱۳ھ پیر شریف کا دن گُزار کر وَفات پائی۔ امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نَمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں حُضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلوئے مُقَدَّس میں دَفن ہوئے۔[2]

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں
وُہی یارِ مزارِ مصطفٰے صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش، 565)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . (تارِیخُ الْخُلَفاء، ص ۲۳-۲۲ ملتقطاً بتقدم وتاخر)

2 . . . الریاض النضرہ ۱/ ۲۶۱، تارِیخُ الْخُلَفاء، ص ۲۷-۶۲ مفهوماً، عاشقِ اکبر ص ۳ بتغیر

قرآن میں صدیقِ اکبر کی شان!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاکیزہ اَوصاف اس قدر ہیں کہ یہ مختصر وَقْت ان خَصائص کو بیان کرنے کیلئے ناکافی ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے، حُقوقُ اللہ و حُقوقُ العباد کی بجا آوری میں بے مثال تھے، صِلَۂ رِحمی و حُسنِ اخلاق، دُشمنانِ دِین کی سرکوبی، دِینِ اسلام کی سربُلندی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زِندگی کا مَقْصدِ اَصلی تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مُسلمانوں کو یہ بتادیا کہ ایک اُمَّتی کا اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسا تَعَلُّق و عشق ہونا چاہئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی خواہشات، مال و اَسباب، اَولاد و اَقارِب حتّٰی کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی اور اس مَحَبَّت کو ہمیشہ اپنے دل میں بسائے رکھا، نتیجۃً آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عمل سے خُوش ہو کر رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مواقع پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تعریف و توصیف فرمائی، حتّٰی کہ قرآنِ کریم میں بھی جابجا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان و شوکت میں مختلف آیاتِ مُقدَّسہ نازل ہوئی ہیں، چُنانچہ

پارہ 30 سُوْرَۃُ الَّیْل کی آیت نمبر 19 تا 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور کسی کا اُس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے، صرف اپنے رَبّ کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا۔

صَدْرُالْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفْتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُرادآبادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بہت زِیادہ قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفّار کو حیرت ہوئی اور اُنہوں نے کہا: حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ان پر کوئی احسان ہو گا، جو اُنہوں نے اتنی

زِیادہ قیمت دے کر خرید ااور آزاد کیا، اس پر یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی اور ظاہر فرمادیا گیا کہ حضرت اَبُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ فعل، محض اللہ تعالیٰ کی رِضا کے لئے ہے، کسی کے اِحسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بہت سے غُلاموں کو ان کے اسلام لانے کے سبب خرید کر آزاد کیا۔[1]

سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مقرّب ذات ہے ان کی
رفیقِ سرورِ ارض و سما صدیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش، 566)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو تمام ہی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کو حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کامل درجے کا عشق تھا، مگر عاشقِ اکبر، سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشق کا انداز ہی نرالا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو عشقِ رسول کی وہ مَنازِل طے کر چکے تھے کہ عشق و محبَّت اوراطاعتِ مُصْطَفٰے، گویا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اوڑھنا بچھونا بن گیا تھا۔ کئی احادیثِ مُبارَکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان اورآپ کے فضائل و مناقب سے مالامال ہیں۔ آیئے! ان میں سے چند سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

جان ومال کے مالک!

نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: **مَا نَفَعَنِیْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ** یعنی مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا، جتنا ابُو بکر صِدّیق (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے مال نے فائدہ پہنچایا۔ **فَبَکٰی اَبُو بَکْرٍ وَقَالَ ھَلْ اَنَا وَمَالِیْ اِلَّا لَكَ یَا رَسُولَ اللہِ** (یہ سُن کر) حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رونے لگے اور عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ ہی تو میری جان اور میرے مال کے مالک ہیں۔[2]

1... خزائن العرفان، ص۱۰۸ابتغیر قلیل

2... ابن ماجة، کتاب السنة، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، فضل ابی بکر... الخ، ۱/ ۷۲، حدیث: ۹۴

ایک اور موقع پر سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عشق و مَحبَّت سے لبریز قُربانیوں کا تذکرہ کچھ اس طرح فرمایا: **مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْہِ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** یعنی ہمارے اُوپر جن لوگوں کا بھی کوئی احسان تھا، ہم نے اُن سب کا بدلہ چُکا دیا، مگر ابُوبکر کے اِحسانات کا بدلہ تو اللہ تعالیٰ ہی روزِ قیامت اُنہیں عطا فرمائے گا۔[1]

کونین میں آقا کے سنگ

حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: **اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ** یعنی تم حوضِ کوثر پر اور غارِ ثور میں میرے ساتھی ہو۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کس قدر خُصُوصی فضل و کرم تھا کہ نہ صرف سفر وحضر بلکہ ہر جگہ اُنہیں، نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت نصیب رہی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر بھی انہیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت کا مُژدۂ جانفزا سُنا دیا گیا۔

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صِدّیق اکبر ہیں   وُہی یارِ مزارِ مُصْطَفٰے صِدّیق اکبر ہیں
عُمر سے بھی وہ اَفضل ہیں وہ عُثمان سے بھی اَعلیٰ ہیں   یقیناً پیشوائے مُرتضٰی صِدّیق اکبر ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَحبَّت کی علامات

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب المناقب، باب (م: تابع: ۱۵، ت: ۳۴)، ۵/۳۷۴، حدیث: ۳۶۸۱

2 ۔۔۔ ترمذی، کتاب المناقب، (م: تابع ۱۶، ت: ۳۹)، ۵/۳۷۸، حدیث: ۳۶۹۰

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحَبَّت کی کچھ علامات ہوتی ہیں، جنہیں ایک عاشقِ صادق کے عشق و مَحَبَّت کی دلیل سمجھا جاتا ہے، نیز ان علامات کو دیکھ کر دوسروں کو یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ شخص فُلاں سے بے حد مَحَبَّت کرتا ہے، مثلاً مَحَبَّت کرنے والا ہر مُعاملے میں اپنے محبوب کی اِطاعت کرتا ہے، ہر وَقْت اس کے ذِکْر سے اپنی زبان کو تَر رکھتا ہے، اس کی پسند کو اَپناتا اور اس کی ناپسندیدہ چیزوں سے دُور رہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پھر جب یہی مَحَبَّت اپنی اِنتہا کو پہنچ جاتی ہے تو عشق کا رُوپ دھار لیتی ہے۔ پھر جس طرح مَحَبَّت کی مختلف علامتیں ہیں، اسی طرح عشق کی بھی کچھ علامات ہوتی ہیں۔ ہمارے بُزرگوں نے اپنی اپنی کتابوں میں جابجا عاشقوں کی مختلف علامتوں کو بیان فرمایا ہے۔ چُنانچہ

محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی علامات:

امام قسطلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محبتِ رسول کی علامات بیان کرتے ہیں، ان کو مختصراً آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، جو انہیں اپنالے گا، وہ عاشقِ رسول ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(۱) اِقتدا: عشقِ رسول کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِقتدا اور پیروی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت کو اپنانا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستے پر چلنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت سے رہنمائی لینا اور آپ کی شریعت کی حُدود پر قائم رہنا۔

(المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۱)

(۲) شریعت پر راضی رہنا: حضور نبیِ اکرم، شہنشاہِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ اس عشق و مَحَبَّت کا دعویٰ کرنے والا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت پر راضی ہو حتّٰی کہ اپنے نفس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیصلے سے کوئی تنگی محسوس نہ کرے۔

(المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۳)

(۳) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دین کی مدد کرنا: حضور نبیِ اکرم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ ”اپنے قول و فعل سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دین کی مدد کرے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت کا دِفاع کرے اور سخاوت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ کو اپنائے، بُردباری، صبر، تَواضُع وغیرہ میں آپ کی مبارک سیرت کی پیروی کی جائے۔

(المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۴)

(۴) مصائب پر صبر کرنا: نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ ”مَصائب پر صبر کرے، کیونکہ اس مَحبَّت سے مُحبّ کو ایسی لذّت حاصل ہوتی ہے کہ وہ مَصائب کو بھول جاتا ہے۔(المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۵)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کیا خُوب کہا:

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں

تم ہو میں تم پہ فِدا تم پہ کروڑوں دُرُود

(۵) محبوب کا ذکر بکثرت کرے: محبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر بکثرت کرے کیونکہ جو جس سے مَحبَّت کرتا ہے، اس کا ذِکر زیادہ کرتا ہے، بعض نے کہا: مَحبَّت، محبوب کو ہمیشہ یاد رکھنے کا نام ہے، ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ”جس قدر سانس ہیں، ان کے مطابق محبوب کا ذِکر کیا جائے۔(المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۵، ملتقطاً)

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ ”محب کے لیے 3 علامات ہیں: (1) اس کا کلام محبوب کا ذکر ہو (2) خاموشی محبوب کی فکر ہو (3) اور عمل اس کی فرمانبرداری ہو۔

امام محاسبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”محبّت کرنے والوں کی علامت، محبوب کا کثرت سے

ذکر کرنا ہے کہ نہ وہ اُسے ترک کرے اور نہ اکتاہٹ و تھکاوٹ محسوس کرے۔(المواہب اللدنیہ،۲/۴۹۵)

جو نہ بھُولا ہم غریبوں کو رضاؔ
یاد اُس کی اپنی عادت کیجئے

(حدائقِ بخشش)

جو شخص ان صفات سے متّصِف ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی مَحَبَّت کامل ہو جاتی ہے اور جو ان میں سے بعض کی مُخالفت کرے، اس کی مَحبَّت ناقص ہے لیکن وہ مَحبَّت سے خارِج نہیں ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں بھی ہے کہ ایک شخص جس کو شراب پینے کی سزا دی گئی، تو بعض نے اُس پر لعنت کی اور کہا یہ بار بار سزا کے لیے لایا جاتا ہے تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ باتیں سُنیں تو فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کرتا ہے، یعنی باوُجود گناہ صادِر ہونے کے دوعالم کے داتا، میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے مَحبَّت کرتا ہے۔

(المواہب اللدنیہ،۲/۵۰۱)

دنیا کی لذّتوں سے مِری جان چھُوٹ جائے
مجھ کو بنادے یا خدا تُو عاشقِ رسول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تینوں آرزوئیں بر آئیں

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ تینوں خواہشیں، حُبِّ رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے پُوری فرمادیں۔(1) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سَفَر و حَضَر میں رفاقتِ حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نصیب رہی،

یہاں تک کہ غارِ ثور کی تنہائی میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سِوا کوئی اور زِیارت سے مُشَرَّف ہونے والا نہ تھا(2)اِسی طرح مالی قُربانی کی سعادت اِس کثرت سے نصیب ہوئی کہ اپنا سارا مال وسامان سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں پر قُربان کر دیا اور(3)مزارِ پُر اَنوار میں بھی اپنی دائمی رفاقت و قُربت عنایت فرمائی۔[1]

ہلاکت خیز طُغیانی ہو یا ہوں موجیں طوفانی
نہ ڈُوبے اپنا بیڑا ناخدا صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش،567)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ مَحَبَّتِ رسول کی حقیقی آئینہ دار تھی، جبکہ اُن کا کردار بھی عشقِ رسول کا بہترین مِعیار تھا، آیئے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ مُصطفٰے پر مبنی چند ایمان اَفروز واقعات سُنتے ہیں تاکہ ہمارے سینوں میں بھی حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مزید مَحَبَّت پیدا ہو۔ چُنانچہ

یہ اک جان کیا ہے ...:

آغازِ اسلام میں جب صحابۂ کرام کی تعداد اڑتیس(38)ہوگئی تو حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِعلان واِظہارِ اسلام کے لئے اِجازت طلب کی اور اِصرار فرماتے رہے، یہاں تک کہ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اظہارِ اسلام کی اِجازت مرحمت فرمادی۔ چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو خُطبۂ اسلام دینے کے لئے کھڑے ہوئے، پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی وہاں تشریف فرما

1 ... عاشقِ اکبر، ص۱۴ بتغیر قلیل

تھے۔ اس طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بُلانے والے پہلے خطیب کا شرف حاصل ہوا۔ مُشرکینِ مکّہ نے جب مُسلمانوں کو کھلم کُھلا دعوتِ اسلام دیتے دیکھا تو اُن کا خُون کھول اُٹھا اور وہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ و دیگر مُسلمانوں پر ٹُوٹ پڑے اور انہیں مارنا پیٹنا شُروع کر دیا، صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی نہایت بُری طرح مارا حتّٰی کہ عُتبہ بن ربیعہ نامی خبیث، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قریب آیا اور اپنے ناپاک جُوتے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مُبارَک چہرے پر مارنے لگا اور آپ کے پیٹ پر چڑھ کر اُچھل کُود کرنے لگا، یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہوگئے، زخموں کی وجہ سے آپ کا چہرہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ جب آپ کے قبیلے بنُو تَیم کے لوگوں کو پتا چلا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کو مُشرکین سے چُھڑا کر گھر لے گئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تشویشناک حالت دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ زِندہ نہ رہ پائیں گے۔ آپ کے والد ابُو قُحافہ اور بَنُو تَیم کے لوگ بہت پریشان تھے اور مسلسل آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ بالآخر دن کے آخری حصّے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہوش آگیا۔ لیکن ہوش میں آتے ہی زبان سے پہلا جُملہ یہ نکلا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟ آپ کی یہ بات سُن کر قبیلے کے کئی لوگ ناراض ہو کر چلے گئے۔ آپ کی والدہ جب کچھ کھانے پینے کے لئے کہتیں تو آپ صرف ایک ہی جُملہ کہتے: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟ مجھے صرف ان کی خبر دو۔ جب آپ کو یہ خبر ملی کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم خیریت سے ہیں اور دارِ اَرقَم میں تشریف فرماہیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا، جب تک اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو بذاتِ خود دیکھ نہ لوں۔ جب سب لوگ چلے گئے تو آپ کی والدہ اور اُمِّ جمیل بنتِ خطّاب آپ کو سہارا دے کر شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لے گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اپنے عاشقِ زار کو دیکھا تو آبدیدہ ہوگئے اور آگے

بڑھ کر انہیں تھام لیا اور ان کے بوسے لینے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر تمام مسلمان بھی فرطِ جذبات میں آپ کی طرف لپکے۔ زخموں سے چور صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھ کر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بڑی رِقّت طاری ہوئی، اس پر آپ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قُربان، میں ٹھیک ہوں بس چہرہ تھوڑا زخمی ہو گیا ہے۔[1]

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

(سامانِ بخشش، ص۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار اجتماع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا مَدَنی مقصد ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لٰہذا اپنی اِصلاح کیلئے مَدَنی اِنعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا مَعمول بنالیجئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخِر شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی کے تَحت ہونے والا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع تلاوتِ قرآن، نعتِ رَحمتِ عالَمِیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، سُنّتوں بھرا بیان، رِقّت اَنگیز دُعا، ذِکر و دُرُود، صلوٰۃ وسَلام کے مَدَنی پُھولوں اور عِلْمِ دِیْن کے گُلدستوں سے سَجا ہوا ہوتا ہے اور یقیناً اِس طرح کے اِجتماع میں شرکت کثیر اَجر وثَواب اور بَرَکات کے حُصُول کا ذَریعہ ہے۔

ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پابندیِ وَقْت کے ساتھ شرکت کر کے

[1] ... تاریخ مدینۃ دمشق، ۳۰/۴۹، ملخصاً

خُوب خُوب سُنَّتوں کی بہاریں لُوٹنے اور سُنَّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر اِختیار کرکے اپنی آخِرت کے لئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹھا کرتے رہنا چاہئے۔ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرکے ایک کلاسیکل گلوکار کی گناہوں بھری زندگی میں مدنی اِنقلاب کی کیسی مدنی بہار آئی؟ آیئے! ترغیب کے لیے یہ مَدَنی بہار سُنتے ہیں۔

کلاسیکل گلوکار کی توبہ

گولی مار (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے فردوس کالونی کے مقیم اسلامی بھائی نے اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں ایک کلاسیکل گلوکار تھا، میوزیکل شوز اور فنکشنز میں گانے گاتا تھا۔ یُونہی زندگی کے انمول اَیام برباد ہوتے جارہے تھے دل و دماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ **"جنّت میں لے جانے والے اعمال"** کی فکر اور نہ ہی **"جہنّم میں لے جانے والے اعمال"** سے بچنے کا ذِہن تھا۔ اس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام کہ جب مجھے سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے، سفید مدنی لباس میں ملبوس ایک اسلامی بھائی ملے اور اُنہوں نے دلنشین انداز میں مَحبَّت اور پیار سے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت پیش کی اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دی۔ میں ان کے حُسنِ اَخلاق سے پہلے ہی مُتاثر ہوچکا تھا لہٰذا میں نے ان کی دعوت قبول کرلی اور سُنَّتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہوگیا۔ یہاں فیضانِ مدینہ کا رُوحانی سَماں مجھے بہت اچھا لگا، ہر طرف سُنَّتوں کے پیکر مُبلّغین، حدِ نگاہ تک سبز عماموں کی بہاریں تھیں ان پُرکیف مَناظر نے میرا دل موہ لیا۔ اجتماع میں ہونے والی تلاوت، نعت، سُنَّتوں بھرے بیان اور ذِکر و دُعا نے میرے دل کی دُنیا کو تہ و بالا کردیا، میری زندگی میں مدنی اِنقلاب برپا ہوگیا، میں نے سچے دل سے توبہ کرلی اور خُود کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رنگ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تقریباً ہر ماہ مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

یقیناً مُقدَّر کا وہ ہے سکندر — جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی — دِلائے گا خوفِ خُدا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی عشقِ رسول کے جام پلانے ، صحابہ واولیائے کرام کی مَحَبَّت دل میں بٹھانے،ان کی سیرتِ مُبارَکہ پر عمل کی ترغیب دِلانے کیلئے کم وبیش 100 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کررہی ہے۔اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"خُصُوصی اسلامی بھائی"** بھی ہے۔دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں گُونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کو خُصُوصی اسلامی بھائی کہا جاتا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ **مجلس**، خُصُوصی اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور انہیں مُعاشرے کا باکردار فَرد بنانے میں مصروفِ عمل ہے،اسی کے ساتھ ساتھ "مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی"، خصوصی اسلامی بھائیوں کے لیے فَرض عُلُوم پر مُشْتَمِل کتابیں شائع کرنے کا عزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اِرْشاد فرماتے ہیں :

وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ ، لَقَرَابَۃُ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم !صِلۂ رحمی کرنے میں مجھے اپنے رشتہ داروں سے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رِشتے دار زیادہ پسندیدہ و مَحْبُوب ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ، باب مناقب قرابۃ رسول اللہ، ۲/۵۳۸، حدیث: ۳۷۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ صدیقِ اکبر سے ملنے والے مدنی پھول!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** عاشقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عشق و مَحبَّت بھری مُبارک زِندگی سے ہمیں یہ بھی درس ملتا ہے کہ ہماری آہیں اور سِسکیاں دُنیا کی خاطر نہ ہوں، محبّتِ دُنیا میں آنسو نہ بہیں، دُنیوی جاہ و حشمت (یعنی شان وشوکت) کے لئے سینے میں کَسَک پیدا نہ ہو، بلکہ ہمارے دل کی حسرت، حُبِّ نبی ہو، آنسو یادِ مُصطفٰے میں بہیں، دُنیا کے دیوانے نہیں بلکہ شمعِ رسالت کے پروانے بنیں، اُنہی کی پسند پر اپنی پسند قُربان کریں اور یہی خواہش ہو کہ کاش! میرا مال، میری جان محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آن پر قُربان ہو جائے۔ لیکن افسوس! صد افسوس! آج کے مُسلمانوں کی اکثریت شاہِ ابرار، دو عالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُسوۂ حسنہ کو اپنا مِعیار بنانے کے بجائے، اَغیار کے شعار اور فیشن پر نثار ہو کر ذلیل و خوار ہوتی جارہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اپنے والدین سے مَحبَّت کرتے ہیں، وہ اُن کا دل نہیں دُکھاتے، جنہیں اپنے بچے سے مَحبَّت ہوتی ہے وہ اُسے ناراض نہیں ہونے دیتے، کوئی بھی اپنے دوست کو غمزدہ دیکھنا گوارا نہیں کرتا، کیونکہ جس سے مَحبَّت ہوتی ہے، اُسے رنجیدہ نہیں کیا جاتا، مگر آہ! آج کے اکثر مُسلمان جو کہ عشقِ رسول کے دعویدار ہیں، مگر اُن کے کام محبوب رَبُّ الْاَنَام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شاد (خُوش) کرنے والے نہیں، رسولِ ذی وقار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "**جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ** یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔" (المعجم الکبیر، زیادہ بن علاقۃ عن المغیرۃ، الحدیث: ۱۰۱۲، ج۲۰، ص۴۲۰) وہ کیسے عاشقِ رسول ہیں جو کہ نماز سے جی چُرا کر، نماز جان بُوجھ کر قضا کر کے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ پُر انوار کے لئے تکلیف و آزار کا سبب بنتے ہیں۔ یہ کون سی مَحبَّت اور کیسا عشق ہے کہ رسولِ رفیعُ الشّان، مدینے کے سلطان صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ماہِ رمضان کے روزوں کی تاکید فرمائیں، مگر خُود کو عاشقانِ رسول میں کھپانے والے اِس حکمِ والا سے رُوگردانی کر کے ناراضیِ مُصطفےٰ کا سبب بنیں، پیارے مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں: ”مُونچھیں خُوب پست (یعنی چھوٹی) کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھاؤ)“ (شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الکراھۃ، باب حلق الشارب، الحدیث: ۶۴۲۲، ج ۴، ص ۲۸) مگر عشقِ رسول کے دعوے دار اور فیشن کے پرستار، دُشمنانِ سرکار جیسا چہرہ بنائیں، کیا یہی عشقِ رسول ہے؟ اے عاشقانِ رسول! اُمت کے غمخوار آقا کے قدموں پر نثار ہو جایئے اور زندگی، ان کی غُلامی بلکہ ان کے غُلاموں کی غُلامی اور دعوتِ اسلامی اور اس کے مَدَنی قافلوں کے اندر سفر میں گزار کر مرنے کے بعد ان کی شفاعت کے حق دار ہو جایئے اور اپنا مُنہ بروزِ قیامت نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دِکھانے کے قابل بنا لیجئے، یعنی اپنے چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجا لیجئے، انگریزی بالوں کے بجائے زُلفیں رکھ لیجئے اور ننگے سر گھُومنے کے بجائے سبز عمامہ شریف کے ذریعے اپنا سر ”سرسبز“ کر لیجئے۔ بس اپنے ظاہر و باطن پر مَدَنی رنگ چڑھا لیجئے۔ اے کاش! ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، لینا دینا، جینا مرنا میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے مُطابق ہو جائے۔ (عاشقِ اکبر، ص ۴۹ تا ۵۶ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وفات کا سببِ حقیقی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقِ شاہِ بحر و بر، راہِ عشق و مَحبّت کے رہبر، حضرت سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی اُلفت و عقیدت کا اشعار میں کس قدر سوز و رقّت کے ساتھ اظہار فرمایا ہے؟ بعض روایات کے مُطابق رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصالِ ظاہری ہی اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وِصال کا سبب بنا۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کا سببِ حقیقی، نبیِ کریم،

رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وِصالِ ظاہری تھا۔ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وِصالِ ظاہری کے بعد سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بدن مسلسل گُھلنے لگا اور بالآخر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی دُنیا سے تشریف لے گئے۔ (1)

مر ہی جاؤں میں اگر اس دَر سے جاؤں دو قدم کیا بچے بیمارِ غم قُربِ مسیحا چھوڑ کر

اَمِیْرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چُونکہ ساری زِندگی رَسُوْلُ الله صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتباع میں گُزاری، تو بوقتِ وصال بھی عشقِ مُصطفٰے کے سبب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خواہش تھی کہ جس دن رَسُوْلُ الله صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا، وہی دن مجھے بھی نصیب ہو، جیسا کفن رَسُوْلُ الله صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تھا ویسا ہی کفن میرا بھی ہو، چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ جب میرے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا ابُوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وِصال کا وَقْت قریب آیا تو فرمانے لگے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال کس روز ہوا تھا؟" میں نے کہا: "پیر کے روز۔" پھر فرمایا: "آج کون سا دن ہے؟ میں نے کہا: "آج پیر ہے۔" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: "میں چاہتا ہوں کہ آج رات تک دُنیا سے رُخصت ہو جاؤں (تاکہ میرے یومِ وصال کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یومِ وصال کے ساتھ مُوافَقت ہو جائے)" **(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب موت یوم الاثنین، الحدیث:١٣٨٧، ج١، ص٤٦٨ ملتقطا)**

مزید فرماتی ہیں: میرے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا ابُوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ "تم نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟" میں نے عَرض کی: "آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا" یہ

---

1 ... مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ذکر مرض ابی بکر، حدیث: ٤٤٦٦، ٤/٦

سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے نیچے بچھے ہوئے کپڑے کو دیکھا، جس میں زعفران یا مُشک کے دَھبّے تھے، آپ نے فرمایا: "اسے کفن میں رکھ لینا اور دو کپڑے مزید شامل کر لینا۔" (الریاض النضرۃ،ج ۱،ص۲۵۷،ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یا رَسُوْلَ اللہ! ابو بکر حاضر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جس طرح زندگی میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہمراہی نصیب ہوئی، اسی طرح وَقْتِ وفات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وِصال کے بعد بھی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب پانے کی خواہش کا اِظہار فرمایا، چُنانچہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتضٰی شَیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیاتِ طیّبہ کے آخری لمحات میں آپ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے اِرْشاد فرمایا: "اے علی! جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے بھی اُسی مُبارک برتن سے غسل دینا جس برتن سے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غسل دیا گیا تھا۔ پھر مجھے کفن دے کر نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کی جانب لے جانا اور بارگاہِ رسالت سے یُوں اِجازت طلب کرنا: **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ! ھٰذَا اَبُوْبَکْرٍ یَسْتَاْذِنُ** یعنی یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام ہو، ابو بکر حاضر ہیں اور اجازت چاہتے ہیں؟" اگر روضۂ اَقدس کا دروازہ کھلے تو مجھے اس میں دفن کر دینا اور اگر اجازت نہ ملے تو مسلمانوں کے قبرستان (جنت البقیع) میں دفن کر دینا۔"

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ: "حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غسل و کفن کے مُعاملات سے فارِغ ہونے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وصیت کے

مطابق، روضۂ محبوب کے دروازے پر حاضر ہوا اور رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں یوں عَرض کی: ''یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَبُو بکر آپ سے اجازت کے طالب ہیں۔'' حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ جیسے ہی میرے الفاظ مکمل ہوئے تو میں نے دیکھا کہ روضۂ رسول کا دروازہ کھل گیا اور اندر سے آواز آئی: ''**اَدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ** یعنی محبوب کو محبوب سے ملادو۔'' چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو میں دفنا دیا گیا۔ (الخصائص الکبریٰ، باب حیاتہ فی قبرہ۔۔الخ، ج ۲، ص ۴۹۲)

وہ یارِ غار بھی ہیں تو یارِ مزار بھی
بُوبکر آج بھی تو ہیں ہر دَم نبی کے ساتھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا اَبُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''عاشقِ اکبر'' صفحہ 43 پر بیان کردہ روایت کے بعد اِرشاد فرماتے ہیں: ''**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! اگر حضرت سَیِّدُنا اَبُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زندہ نہ جانتے تو ہرگز ایسی وصیّت نہ فرماتے کہ روضۂ اَقدس کے سامنے میرا جنازہ رکھ کر نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِجازت طلب کی جائے۔ حضرت سَیِّدُنا اَبُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وَصیّت کی اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اسے عملی جامہ پہنایا، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور تمام صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا یہ عقیدہ تھا کہ محبوبِ پروردگار، شاہِ عَالَم مدار، دوعالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعدِ وصال بھی قبرِ اَنور میں زِندہ وحیات اور صاحبِ تَصَرُّفات واِختیارات ہیں۔

تُو زندہ ہے وَاللہ تُو زِندہ ہے وَاللہ
مرے چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ مُصطَفٰے کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کی۔

عشقِ رسول میں جو مقام حضرتِ سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں ملا۔ ❀ حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہر ہر عمل میں عشقِ رسول کی جھلک نظر آتی تھی، جب بھی موقع ملا فرمانِ مُصطَفٰے پر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اپنا مال، اَولاد حتّٰی کہ اپنی جان بھی قُربان کرنے سے دَرِیغ نہ کیا۔ ❀ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اس والہانہ مَحبَّت اور وارفتگی پر خُود رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حوضِ کوثر پر اُنہیں اپنی رفاقت کی سند عطا فرمائی ❀ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نہ صرف زندگی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و پیروی میں بسر کی بلکہ وِصال کے بعد بھی کفن دفن میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرنے کی وصیّت فرمائی اور جس طرح حیات میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قُربت نصیب ہوئی اسی طرح وفات کے بعد بھی شرفِ معیّت سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: یہ بھی پتا چلا کہ ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے جان و مال کا مالک جانے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت کو اپناتا ہو ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو داڑھی بڑھاتا ہو، عمامہ سجاتا ہو، زُلفیں رکھتا ہو، سوتے وقت سُرمہ لگاتا ہو، چٹائی پر سوتا ہو، مِسواک اِستعمال کرتا ہو، موقع کی مناسبت سے سنّت کی نیت سے مُسکراتا ہو، وغیرہ وغیرہ ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت پر راضی ہو ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو "اپنے

کِردار و گُفتار سے دِینِ اسلام کی مدد کرے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت کا دِفاع کرے اور سخاوت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ کو اپنائے، ماں باپ، بہن بھائی، اولاد، عزیز رِشتہ داروں پر مال خرچ کرے، اپنے مال کو دِین کی مدد کے لیے اِستعمال کرے، ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو غُصے کے وقت قابو میں رہتا ہے، ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو صبر کرنے والا ہے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو عاجزی اِختیار کرے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو مصائب پر صبر کرے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو بکثرت ذِکرِ رسول کرے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے کہ "جب ذِکرِ مصطفٰی ہو تو تعظیم بجالائے، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ مُبارک سُنے تو انگوٹھے چُومے، جُھومے، دُرود پڑھے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو کہ جس کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُلاقات وزِیارت کا بہت زیادہ شوق ہو ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو قرآنِ کریم سے بھی مَحبَّت کرے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے کہ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی حدیثِ مُبارک پڑھنے کی چاہت رکھتا ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے بات چیت کرنے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں:

پہلے دو فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں:❀ جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔[1] ❀ ہر اس شخص پر جنّت کا داخلہ حرام ہے کہ جو بے حیائی کی بات کہتا ہے۔[2] مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے۔❀ چِلاّ چِلاّ کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں۔❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا، ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب(ت:۱۱۵)، ۲۲۵/۴، حدیث: ۲۵۰۹

2 ۔۔۔ موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصمت ۔۔۔ الخ، ذم الفحش والبذاء، ۲۰۴/۷، رقم: ۳۲۵

سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

---

1 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

4 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/ ۳۲۹، حدیث: ۳۰

حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

---

1 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ ۔۔۔ الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵